روزنامہ راشٹریہ سہارا
حیدرآباد ۔21/جولائی 2020ء، منگل

لسانی اقلیت کو اعلیٰ تعلیم سے جوڑنا اردو یونیورسٹی کا مشن: پروفیسر فاطمہ بیگم

مطالعاتِ اقلیت پر ویبنار میں پروفیسر نجمہ اختر، وائس چانسلر جامعہ ملیہ اسلامیہ کا اظہار خیال

حیدرآباد۔ (پریس نوٹ) ملک کی تعمیر میں مادری زبان میں تعلیم فراہم کرنے والی جامعات کا بڑا رول رہا ہے۔ چاہے وہ اردو یونیورسٹی ہو، تلگو یونیورسٹی یا کوئی اور علاقائی زبان کی یونیورسٹی۔ اُردو ہندوستان کی ایک اقلیتی زبان ہے۔ اسکے بولنے والوں کو مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی مختلف شہروں میں اردو ذریعہ سے اعلیٰ تعلیم فراہم کرتے ہوئے انہیں روزگار سے جوڑ رہی ہے۔ پروفیسر فاطمہ بیگم، وائس چانسلر انچارج اردو یونیورسٹی نے کل منعقدہ ویبنار مطالعاتِ اقلیت کے افتتاحی اجلاس میں ”ہندوستانی میں لسانی ادارے۔ اردو یونیورسٹی کی کیس اسٹڈی“ کے موضوع پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے کیا۔ اس ویبنار کا اہتمام انڈین سوشیالوجی سوسائٹی، نئی دہلی کی ریسرچ کمیٹی آن مائناریٹی اسٹڈیز اور ڈیموکریسی ڈائیلاگ، حیدرآباد نے شعبۂ تعلیمات نسواں، اردو یونیورسٹی اور شعبۂ سماجیات، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے مشترکہ طور پر کیا۔ اس کا عنوان ”مطالعاتِ اقلیت کا جائزہ: بین شعبہ جاتی تناظر میں“ تھا۔ پروفیسر نجمہ اختر، وائس چانسلر، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی نے کہا کہ اقلیتی مطالعات کو سمجھنے کیلئے بین شعبہ جاتی مطالعہ ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ اقلیتوں کو سیاسی طور پر زیادہ توجہ دی گئی ان کے مسائل کو تعلیمی سطح پر سمجھنے کی کوشش نہیں کی گئی۔ دوسرے دو مہمان مقررین پروفیسر پرمجیت سنگھ جج، صدر، انڈین سوشولوجیکل سوسائٹی (آئی ایس ایس)، نئی دہلی اور آئی ایس ایس کے سکریٹری پروفیسر جگن کراڈے نے ”ہندوستان میں اقلیتوں کی سماجیات“ اور ”ہندوستان میں اقلیت: واہمہ اور حقیقت“ پر اظہار خیال کیا۔ انہوں نے کہا کہ جمہوریت میں قانون کی حکمرانی اور عدالتی بالادستی اور فیصلوں پر نظر ثانی کی گنجائش ہے۔ انہوں نے کہا کہ آئی ایس ایس کی ریسرچ کمیٹی نے اقلیتی مطالعات کو بین موضوعاتی دائرہ کار کی جانب تحریک اور ایک سمت دی ہے، تجرباتی طور پر عصری سماج میں سوالات مسابقت پیدا کرتے ہیں۔

مختلف موضوعات پر مبنی پینل مباحثوں کو دو سیشنوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ پہلے سیشن کی صدارت پروفیسر سویا ساچی، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے کی جبکہ دوسرے سیشن کی صدارت پروفیسر عامر اللہ خان، ایم سی آر ایچ آر ڈی، حیدرآباد نے کی۔ پروفیسر تنویر فاضل، حیدرآباد یونیورسٹی؛ پروفیسر عبد الشعبان، ٹی آئی ایس ایس، ممبئی؛ پروفیسر رووینا روبنسن، آئی آئی ٹی، ممبئی؛ پروفیسر اسیم پرکاش، ٹی آئی ایس ایس، حیدرآباد، پروفیسر شروتی تامبے، ساوتری بائی پھولے یونیورسٹی، پونے؛ پروفیسر محمد اکرم، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ؛ پروفیسر افروز عالم، مانو؛ پروفیسر شاہدہ، مانو اور پروفیسر اروندرائے انصاری، جامعہ ملیہ اسلامیہ پینل مباحثے کے اراکین تھے۔ ڈاکٹر کے ایم ضیاء الدین، مانو و کنوینر ریسرچ کمیٹی (آر سی ۔ 26)، آئی ایس ایس اور ڈاکٹر امتیاز احمد انصاری، شریک کنوینر، آئی ایس ایس نے ماڈریٹر کے فرائض انجام دیئے۔ جناب لئیق احمد عاقل، بانی رکن ڈیموکریسی ڈائیلاگ، حیدرآباد و رکن انتظامی کمیٹی نے شکریہ ادا کیا۔ پروگرام کی ریکارڈنگ www.facebook.com/DemocracyDialogue اور ڈیموکریسی ڈائیلاگ کے یوٹیوب چیانل پر دستیاب ہے۔

منصف حیدرآباد

لسانی اقلیت کو اعلیٰ تعلیم سے جوڑنا مانو کا مشن: پروفیسر فاطمہ بیگم

مطالعاتِ اقلیت پر ویبنار میں پروفیسر نجمہ اختر، وائس چانسلر جامعہ ملیہ اسلامیہ کا اظہار خیال

حیدرآباد۔20 رجولائی (پریس نوٹ) ملک کی تعمیر میں مادری زبان میں تعلیم فراہم کرنے والی جامعات کا بڑا رول رہا ہے۔ چاہے وہ اردو یونیورسٹی ہو، تلگو یونیورسٹی یا کوئی اور علاقائی زبان کی یونیورسٹی۔ اُردو ہندوستان کی ایک اقلیتی زبان ہے۔ اس کے بولنے والوں کو مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی مختلف شہروں میں اردو ذریعہ سے اعلیٰ تعلیم فراہم کرتے ہوئے انہیں روزگار سے جوڑ رہی ہے۔ پروفیسر فاطمہ بیگم، وائس چانسلر انچارج اردو یونیورسٹی نے کل منعقدہ ویبنار مطالعاتِ اقلیت کے افتتاحی اجلاس میں "ہندوستانی میں لسانی ادارے۔ اردو یونیورسٹی کی کیس اسٹڈی" کے موضوع پر اظہار خیال کرتے ہوئے کیا۔ اس ویبنار کا اہتمام انڈین سوشیالوجی سوسائٹی، نئی دہلی کی ریسرچ کمیٹی آن مائناریٹی اسٹڈیز اور ڈیموکریسی ڈائیلاگ، حیدرآباد نے شعبۂ تعلیمات نسواں، اردو یونیورسٹی اور شعبۂ سماجیات، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے مشترکہ طور پر کیا۔ اس کا عنوان "مطالعاتِ اقلیت کا جائزہ: بین شعبہ جاتی تناظر میں" تھا۔ پروفیسر نجمہ اختر، وائس چانسلر، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی نے کہا کہ اقلیتی مطالعات کو سمجھنے کیلئے بین شعبہ جاتی مطالعہ ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ اقلیتوں کو سیاسی طور پر زیادہ توجہ دی گئی ان کے مسائل کو تعلیمی سطح پر سمجھنے کی کوشش نہیں کی گئی۔ پروفیسر پرجیت سنگھ جج، صدر، انڈین سوشولوجیکل سوسائٹی (آئی ایس ایس)، نئی دہلی اور آئی ایس ایس کے سکریٹری پروفیسر جگن کراڈے نے "ہندوستان میں اقلیتوں کی سماجیات" اور "ہندوستان میں اقلیت: واہمہ اور حقیقت" پر اظہار خیال کیا۔ انہوں نے کہا کہ جمہوریت میں قانون کی حکمرانی اور عدالتی بالادستی اور فیصلوں پر نظر ثانی کی گنجائش ہے۔ انہوں نے کہا کہ آئی ایس ایس کی ریسرچ کمیٹی نے اقلیتی مطالعات کو بین موضوعاتی دائرہ کار کی جانب تحریک اور ایک سمت دی ہے، تجرباتی طور پر عصری سماج میں سوالات مسابقت پیدا کرتے ہیں۔ مختلف موضوعات پر مبنی پینل مباحثوں کو دو سیشنوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ پہلے سیشن کی صدارت پروفیسر سویا ساچی، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے کی جبکہ دوسرے سیشن کی صدارت پروفیسر عامر اللہ خان، ایم سی آر ایچ آر ڈی، حیدرآباد نے کی۔ پروفیسر تنویر فاضل، حیدرآباد یونیورسٹی؛ پروفیسر عبدالشعبان، ٹی آئی ایس ایس، ممبئی؛ پروفیسر روینا روبنسن، آئی آئی ٹی، ممبئی؛ پروفیسر ایم پرکاش، ٹی آئی ایس ایس، حیدرآباد، پروفیسر شروتی تامبے، ساوتری بائی پھولے یونیورسٹی، پونے؛ پروفیسر محمد اکرم، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ؛ پروفیسر افروز عالم، مانو؛ پروفیسر شاہدہ، مانو اور پروفیسر اروندرا ے انصاری، جامعہ ملیہ اسلامیہ پینل مباحثے کے اراکین تھے۔ ڈاکٹر کے ایم ضیاء الدین، مانو و کنوینر ریسرچ کمیٹی (آر سی-26)، آئی ایس ایس اور ڈاکٹر امتیاز احمد انصاری، شریک کنوینر، آئی ایس ایس نے ماڈریٹر کے فرائض انجام دیئے۔ لئیق احمد عاقل، بانی رکن ڈیموکریسی ڈائیلاگ، حیدرآباد نے شکریہ ادا کیا۔ پروگرام کی ریکارڈنگ www.facebook.com/DemocracyDialogue اور ڈیموکریسی ڈائیلاگ کے یوٹیوب چینل پر دستیاب ہے۔